یوحنا 13 باب–یسوع محبت کرنے والا خادم

یوحنا 13-17 ابواب اِس کتاب کا ایک بہت غیر معمولی اور نمایاں حصہ ہے۔ الیگزینڈر میکلیرن نے اِس حصے کے حوالے سے لکھا ہے کہ "کہیں پر بھی یسوع کی باتیں ایک دم سے ایسی سادہ اور اتنی گہری نہیں ملتی جتنی اِس حصے میں ہیں۔ کسی بھی اور مقام پر ہم نے خُدا کے دل کو اِس انداز سے ظاہر ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔ یسوع نے اُس رات بالائی منزل پر جو لافانی الفاظ ادا کئے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذات کے مکاشفے سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔ حتیٰ کہ وہ صلیب، جس تک اُس کے اپنے ہی الفاظ اُسے لے کر گئے عملی طور پر اُس کی اپنی ذات کے مکاشفے کا کامل اظہار ہے۔"

الف: یسوع اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا ہے۔

1. (1 آیت) یسوع کی گرفتاری سے پہلے اُسکی اپنے شاگردوں کے ساتھ آخری ملاقات۔

عیدِ فسح سے پہلے جب یسوع نے جان لیا کہ میرا وہ وقت آ پہنچا کہ دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں تو اپنے اُن لوگوں سے جو دُنیا میں تھے جیسی محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا رہا۔

اَ. عیدِ فسح سے پہلے: یہاں پر ہمیں وقت کے بارے میں آگاہی ملتی ہے۔ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک کھانا کھانے جا رہا تھا۔ علماء اِس حوالے سے ایک ہی بات پر اتفاقِ رائے نہیں رکھتے۔ کچھ کا خیال ہے کہ یہ کھانا فسح کا نہیں تھا جبکہ کچھ کا کہنا ہے کہ یہ فسح کا ہی کھانا تھا اور یسوع نے اُسے اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک دن پہلے ہی کھا لیا تھا۔

i. تاریخی لحاظ سے ہمیں کئی بار کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ کچھ حوالہ جات یہ ظاہر کرتے ہیں کی یسوع کو عیدِ فسح پر مصلوب کیا گیا تھا۔ دیگر کچھ حوالہ جات کی روشنی میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ یسوع کو عیدِ فسح کے ایک دن بعد مصلوب کیا گیا تھا۔ اِس مسئلے کے کئی ایک حل پیش کئے جا چکے ہیں یا پیش کئے جا سکتے ہیں، لیکن ہمارے لئے ہمیشہ ہی اِس بات کا تعین کرنا مشکل ہو گا کہ بالکل درست جواب کونسا ہے۔

ii. "شاگردوں کے بیٹھنے کی ترتیب اور انداز کے لئے جو فعل استعمال ہوئے ہیں (یوحنا 13 باب 23 آیت)۔۔۔ وہ اِس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ کھانا فسح کی عید سے پہلے ہی کھایا گیا تھا (آیت 1) لیکن اُس میں حصہ لینے والے لوگوں نے اُسے فسح کے کھانے کے طور پر کھایا تھا۔" (بروس)

iii. اِس بحث کی وجہ سے ایک عملی فرق یا تضاد کلیسیا کے اندر واضح طور پر ظاہر ہوا۔" اُس وقت سے قدیم مغربی کلیسیا نے عشائے ربانی کے لئے بے خمیری روٹی کے استعمال پر زور دینا شروع کر دیا جبکہ مشرقی کلیسیا نے اُس وقت سے خمیری روٹی کے استعمال پر زور دیا اور اُسے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مشرقی کلیسیا کا موقف یہ ہے جو غالباً درست بھی ہے کہ یسوع نے یہ جو آخری کھانا کھایا تھا وہ اُس کھانے سے ایک رات پہلے کھایا گیا جو اسرائیل قوم نے مصر میں فسح کے طور پر کھایا تھا اور اِس لئے چونکہ وہ فسح کا کھانا نہیں تھا وہ عام خمیری روٹی کے ساتھ کھایا گیا۔ اور مغربی کلیسیا کا موقف یہ ہے، اور اگر اِسے دیکھا جائے تو یہ بھی درست ہے کہ جو فسح مسیح اور اُس کے شاگردوں نے کھایا وہی اصل فسح ہے اور وہ خود

اِس کو فسح کہتا ہے(لوقا 22باب15 آیت) اور اناجیل ثلاثہ کے مصنفین بھی اسے ایسے ہی پکارتے ہیں۔ پس اِس سے پتا چلتا ہے کہ وہ تمام موسوی رسومات کے ساتھ کھایا گیا تھا لہٰذا اُس میں بے خمیری روٹی استعمال ہوئی تھی۔" (ٹرینچ)

ب. **یسوع نے جان لیا کہ میرا وہ وقت آ پہنچا:** یسوع نے اپنی ساری زندگی اِسی وقت کی پیش بندی یا اِسی وقت کے انتظار میں گزاری تھی۔ وہ جانتا تھا کہ کب وہ وقت ابھی نہیں آیا تھا(یوحنا2باب4 آیت)۔ اِس وقت تک یسوع کو ایک بہت ہی خاص تحفظ فراہم تھا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا(یوحنا7باب30 آیت؛ 8باب20 آیت) اب یسوع کو معلوم ہو گیا تھا کہ اُس کا وقت آ پہنچا تھا۔ اُس نے اِس حوالے سے یوحنا12باب23-27 آیات میں بھی بات کی ہے اور اُس نے حتیٰ کہ یہ بھی کہا ہے کہ وہ اِسی وقت کے لئے دُنیا میں آیا تھا۔

i. ابھی درحقیقت اُس کا وقت آ پہنچا تھا۔ یسوع کی زمینی خدمت ابھی ختم ہونے جا رہی تھی۔ اِس وقت کے بعد 24 گھنٹوں کے اندر اندر یسوع صلیب پر لٹکا دیا جانے والا تھا۔ یہ اُس تمام اختتام کا آغاز تھا اور یسوع نے یہ آخری چند گھنٹے بڑی محبت کے ساتھ اپنے شاگردوں کی خدمت کرتے اور اُنہیں تیار کرتے ہوئے گزارے۔

ج. **کہ دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں:** یوحنا13باب1 آیت میں ہمیں صلیب کا ذکر تو نہیں ملتا لیکن ہر ایک لفظ جو یہاں پر ہم پڑھتے ہیں اُس پر ہم صلیب کا سایہ ضرور دیکھتے ہیں۔ ہم صلیب کا سایہ اِس بات پر دیکھتے ہیں **کہ اُس کا وقت آ پہنچا تھا**۔ ہم صلیب کا سایہ اِس بات پر دیکھتے ہیں کہ وہ اُن سے **آخر تک محبت رکھتا رہا**۔ اور ہم اِس بات پر بھی صلیب کا سایہ دیکھتے ہیں کہ **دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں**۔ یہ بات بڑی نرمی کے ساتھ لکھی گئی ہے لیکن اِس کی لوہے کی طرح سخت حقیقت ہم محسوس کر سکتے ہیں۔ یسوع صرف صلیب کے ذریعے سے ہی اِس دُنیا سے رخصت ہونے والا تھا۔

i. "جب کوئی شخص دور کسی ملک میں جانے والا ہوتا ہے اور اپنے ہر طرح کے معاملات جلدی جلدی نپٹا لیتا ہے تو پھر اُس کی کوشش ہوتی ہے کہ جانے سے پہلے چند اہم گھنٹے اپنے قریبی دوستوں اور اپنے خاندان کے ساتھ گزارے۔" (موریسن)

د. **جیسی محبت رکھتا تھا:** یسوع درحقیقت اپنے شاگردوں سے محبت رکھتا تھا۔ اُس نے اُن کی قیادت کی، اُنہیں تعلیم دی، اُنکی فکر کی اور اُن کی حفاظت کی۔ جو کچھ یسوع اُنہیں دے چکا تھا وہی اتنا زیادہ تھا کہ آج تک نہ تو کسی اُستاد نے اپنے شاگردوں کو دیا تھا اور نہ ہی کوئی اُستاد یہ سب اپنے شاگردوں کو دے سکتا تھا۔

ہ. **اپنے لوگوں سے جیسی محبت رکھتا تھا:** یسوع کے دل میں ایک محبت سب لوگوں کے لئے ہے لیکن ایک خاص محبت اُس کے اپنے لوگوں کے لئے ہے۔ یسوع کا پیار دونوں طرح کے لوگوں کے لئے اتنا مختلف نہیں لیکن اُس کے اپنے لوگوں کے لئے اُس کی محبت کا محرک مختلف ہے۔ یسوع کی اپنے لوگوں کے لئے محبت بہت عظیم ہے کیونکہ یہ محبت کا ہی جواب ہے۔ محبت کا جواب محبت ہی ہوتی ہے۔

i. یسوع نے تمام انسانوں کے لئے کچھ نہ کچھ کیا ہے، اور اُس نے کچھ انسانوں کے لئے سب کچھ کیا ہے، یہ وہ ہیں جو اِس دُنیا میں اُس کے اپنے تھے۔

ii. خُدا کی جس عظیم اور وسیع محبت کا ذکر ہم کلام میں پڑھتے ہیں(یوحنا3باب16 آیت) یہاں پر یسوع کی اپنے دوستوں کے لئے محبت اُس کی نمائندگی نہیں کرتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یسوع کی کامل محبت کا تجربہ کیا تھا۔

iii. یہ شاگرد اور اُس کے باقی سب شاگرد اُس کے اپنے لوگ تھے اور اُس کے اپنے لوگ ہیں جن کا یسوع کے ساتھ خاص تعلق ہے۔

- وہ اِس لئے اُس کے اپنے تھے کیونکہ اُس نے اُنہیں چنا تھا۔
- وہ اِس لئے اُس کے اپنے تھے کیونکہ اُس نے اپنا آپ اُن کے لئے دے دیا تھا۔

- وہ اِس لئے اُس کے اپنے تھے کیونکہ خُدا باپ نے یسوع کو یہ لوگ دیئے تھے۔
- وہ اِس لئے اُس کے اپنے تھے کیونکہ وہ جلد ہی اُنہیں اپنے خون سے خریدنے جا رہا تھا۔
- وہ اِس لئے اُس کے اپنے تھے کیونکہ اُس نے اُنہیں فتح کیا تھا۔
- وہ اِس لئے اُس کے اپنے تھے کیونکہ اُنہوں نے خود کو اُس کے تابع کر دیا تھا۔

و. **اُن لوگوں سے۔۔۔ آخر تک محبت رکھتا رہا:** اُس نے اُنہیں محبت کرنا ختم نہیں کیا تھا۔ وہ اُنہیں آخر تک محبت کرتا رہا اور کرتا رہے گا۔ آخر تک محبت کرنے سے مراد یہ ہے کہ اُس نے اُن سے کامل اور بھرپور محبت کی ہے۔

i. "کنگ جیمز ورژن کے ترجمے میں ہم 'آخر تک' پڑھتے ہیں جبکہ اصل متن کے یونانی الفاظ eis telos کا درست ترجمہ 'کامل یا بھرپور طریقے سے' زیادہ مناسب ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ یسوع اپنی زمینی خدمت کے آخر تک اپنے شاگردوں سے پیار کرتا رہا بلکہ اِس کا مطلب ہے کہ اُن کے لئے اُس کی محبت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔" (ٹینی)

ii. **آخر تک:** یسوع کی زمینی زندگی کے آخر تک۔ اگرچہ شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے لیکن اُس نے اُنہیں کبھی بھی نہیں چھوڑا تھا۔ اگرچہ ایک موقع پر اُنہوں نے یسوع کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا اور وہ صرف اور صرف اپنے بارے میں سوچ رہے تھے لیکن یسوع نے اُن کے بارے میں سوچنا ختم نہیں کیا تھا۔ کس کے مسائل زیادہ گھمبیر تھے، یسوع کے یا اُس کے شاگردوں کے؟ لیکن ایسے حالات میں کون دوسروں کے بارے میں زیادہ فکر مند تھا؟ اُس نے آخر تک اُن سے محبت رکھی۔

iii. **آخر تک** سے مراد ہے ایسی محبت جس کا کوئی اختتام نہیں ہے۔ یسوع اپنے لوگوں سے محبت کرنا کبھی بھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ محبت بھرے جذبات جو کبھی آتے ہیں اور کبھی جاتے ہیں، آج موجود ہیں اور کل غائب ہو جائیں گے در اصل حقیقی محبت نہیں ہے۔

iv. **آخر تک** سے مراد وہ محبت ہے جو بھرپور اور کامل ہے۔ کچھ تراجم میں لکھا ہے "اُس نے اُن سے بھرپور انداز سے محبت کی۔" یسوع نے اپنی محبت کا پیالہ پیندے تک ہماری خاطر انڈیل دیا۔

2. (2-3 آیات) یہوداہ کے دل اور یسوع کے دل کی صورتحال

اور جب ابلیس شمعون کے بیٹے یہوداہ سکریوتی کے دل میں ڈال چکا تھا کہ اُسے پکڑوائے تو شام کا کھانا کھاتے وقت۔ یسوع نے یہ جان کر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں اور مَیں خُدا کے پاس سے آیا اور خُدا ہی کے پاس جاتا ہوں۔

اَ. **شام کا کھانا کھاتے وقت:** کچھ تراجم میں لکھا ہوا ہے کہ جب کھانا ختم ہو گیا جبکہ دیگر کچھ میں لکھا ہوا ہے کہ کھانا کھاتے وقت۔ زیادہ تر علماء کا خیال ہے کہ یہاں پر کھانے کا اختتام مراد ہے اور اِس حوالے میں علماء کے دو طرح کے خیالات کا ہونا قدیم یونانی متن میں صرف ایک حرف کی وجہ سے ہے۔

i. "کھانا کھانے وقت اِس حوالے کا درست ترجمہ ہو گا بر عکس اِس کے کہ جب کھانا ختم ہو گیا، کیونکہ اِس کے بعد کی کچھ باتیں (یوحنا 13 باب 30 آیت) اِس خیال کی وضاحت کرتی ہیں۔ پس یہاں پر تصور یہ ہے کہ کھانا قریباً شروع ہو چکا تھا جب یسوع اُٹھا اور اُس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونے شروع کر دیئے۔" (بروس)

ii. کچھ قدیم نقول میں لفظ genomenou لکھا ہے جس کے معنی ہیں ختم ہو گیا، جبکہ دیگر کچھ میں یونانی لفظ ginomenou لکھا ہوا ہے جس کے معنی 'جاری' ہیں۔ دونوں خیالات کو علماء نے بہت اچھے طریقے سے پرکھا ہے۔

ب. جب ابلیس شمعون کے بیٹے یہوداہ سکریوتی کے دل میں ڈال چکا تھا: اِس کا بہتر ترجمہ شاید یہ ہو گا کہ جب ابلیس شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کا ذہن بنا چکا تھا کہ وہ یسوع کو پکڑوائے۔ شیطان ایک ایسے شخص کی تلاش میں تھا جو یسوع کو دھوکہ دے اور اُس نے یہ خیال بہت دیر سے یہوداہ کے دل میں بونا شروع کیا ہوا تھا۔ اب حتمی انتخاب ہو گیا تھا اور یسوع کو دھوکہ دینے والا حتمی بندہ یہودہ اسکریوتی تھا۔

i. بروس اِس کو ایسے طرح سے پیش کرتا ہے کہ یہ ابلیس کے دل کی خواہش تھی کہ وہ یسوع کے خلاف یہ سب کرے اور اُس نے اپنے دل کی اُس خواہش کو یہوداہ کے دل میں ڈال دیا۔

ج. یسوع نے یہ جان کر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں: یہ کوئی ایسی بات نہیں جو بس اِسی وقت یسوع کے دل میں آئی تھی۔ اپنی خدمت کے دوران چند سال پہلے یسوع نے یہ کہا تھا کہ "باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔" (یوحنا 3 باب 35 آیت)۔ لیکن یہاں پر یہ اِس لئے بھی بیان کیا گیا ہے کہ اِس خاص وقت پر اور اِن خاص حالات کے اندر یہ بات یسوع کے لئے جاننا بہت ہی ضروری تھی کہ باپ نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں کر دی ہیں۔

i. یہ بات اُس خاص وقت کی وجہ سے بھی اہم تھی۔ یسوع مصلوبیت کا سامنا کرنے جا رہا تھا، اور جب وہ مصلوب ہونے والا تھا تو اُس وقت اُس نے خُدا باپ کی راست عدالت میں گناہگاروں کی جگہ پر کھڑا ہو کر اُس کے راست قہر کو اپنی ذات پر برداشت کرنا تھا۔ اور اِس ساری صورتحال کے اندر یسوع ایک مجرم کے طور پر داخل نہیں ہوا بلکہ ایک فاتح کے طور پر۔ وہ اپنی مرضی سے انسانوں کے لئے اپنی جان دے رہا تھا اور کسی بھی لمحے اپنے آپ کو اِس ساری صورتحال سے نکالنے پر بھی قادر تھا، کیونکہ باپ نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں کر دی تھیں۔

ii. یہ بات اُس وقت کے خاص حالات کی وجہ سے بھی اہم تھی۔ یسوع اُس وقت اپنے آپ کو بہت حلیم کرنے جا رہا تھا اور وہ عملی طور پر اپنے شاگردوں کی خدمت کرنے جا رہا تھا۔ اُس نے بہت ہی حلیم انداز سے اپنے شاگردوں کی خدمت کی لیکن اُس نے کسی کمزوری کی بدولت ایسا نہیں کیا۔ اُس نے یہ عمل پورا اختیار رکھتے ہوئے کیا کیونکہ باپ نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں کر دی تھیں۔

iii. اناجیل کے بیان اکثر ہمیں یہ نہیں بتاتے کہ یسوع کے ایسا سب کرنے کے پیچھے اُس کا مقصد یا اُسکی سوچ کیا تھی۔ لیکن یہاں پر معاملہ مختلف ہے۔ یوحنا ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ کیوں یسوع نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اُس کے بعد بہت ہی محبت کے ساتھ اُن سے اتنی دیر اہم باتیں کیں جو ہم آئندہ ابواب میں پڑھیں گے۔ غالباً یوحنا نے یسوع سے پوچھا ہو گا اور یسوع نے اُسے بتایا ہو گا۔

iv. "یوحنا یسوع کی اپنی ذات کے بارے میں شعوری آگاہی کے حوالے سے دیگر انجیل نویسوں سے بہت زیادہ لکھتا ہے۔ اِس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اُس کا تجزیہ دوسروں سے بہت زیادہ گہرا تھا، یا پھر یسوع نے اُس کو بہت ساری باتیں خود بتائی تھیں۔" (ٹینی)

د. خُدا کے پاس سے آیا اور خُدا ہی کے پاس جاتا ہوں: یسوع نہ صرف اپنے اختیار سے آگاہ تھا بلکہ وہ خُدا باپ کے ساتھ اپنے تعلق سے بھی پوری طرح باخبر تھا۔ وہ اپنی شناخت کو ایک ایسے شخص کے طور پر جانتا تھا جو خُدا کے پاس سے آیا تھا اور خُدا کے پاس جا رہا تھا۔ وہ خُدا باپ کے ساتھ اپنے ماضی اور اپنے مستقبل کے بارے میں جانتے ہوئے اپنے حال میں اُسے پورا اجلال دینے کے لئے پُرعزم تھا۔

i. کئی دفعہ دوسرے لوگوں سے اچھے سلوک کے حصول کے لئے لوگ کہتے ہیں' کیا تم جانتے ہو کہ مَیں کون ہوں؟' یسوع اپنی عظمت کو کسی بھی شخص سے زیادہ جانتا تھا۔ اِس آگہی نے اُس کو دوسروں سے خدمت لینے کے لئے تحریک نہیں دی بلکہ دوسروں کی اور زیادہ بہتر اور بھرپور طریقے سے خدمت کرنے کی تحریک دی تھا۔

ii. "یہ اِس لئے نہیں تھا کہ اُسے اپنی ذات کے بارے میں اصل آگاہی نہیں تھی، بلکہ یہ اِس لئے ہی تھا کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں شعوری طور پر آگاہ تھا اور اپنی انسانی ذات کے آغاز اور اُس کے انجام سے واقف تھا۔ اِسی لئے وہ اُٹھا اور اُس نے ایک خادم کی طرح کا لباس پہنا اور اُس کی طرح جھکا۔ وہ حقیقت میں ایک خادم بنا اور وہی خادم بنا جس کے بارے میں یسعیاہ نے نبوت کی تھی۔" (ٹاسکر)

3. (4-5 آیات) یسوع اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا ہے۔

دستر خوان سے اُٹھ کر کپڑے اُتارے اور رومال لے اپنی کمر میں باندھا۔ اِسکے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پونچھنے شروع کئے۔

اَ. دستر خوان سے اُٹھ کر کپڑے اُتارے: اِس چھوٹے لیکن واضح بیان میں یوحنا نے ایک بہت ہی اہم اور غیر معمولی عمل کے بارے میں ہمیں بتایا جو یسوع نے اُس کبھی نہ بھولنے والی رات میں سرانجام دیا۔ ہمیں یقین ہے کہ اتنے سالوں کے بعد جب یوحنا یہ ساری باتیں قلمبند کر رہا تھا تو اُس کے ذہن میں وہ ساری باتیں واضح طور پر آ رہی ہونگی۔

i. "یوحنا کا بیان ایک ایسے چشم دید گواہ کا بیان ہے جس نے وہ ساری چیزیں انتہائی حیرت کے ساتھ دیکھی ہونگی۔" (ٹرینچ)

ii. "اِس ساری شام کا ہر ایک عمل اور ہر ایک بات بڑے واضح طور پر یوحنا کے دماغ پر اپنی چھاپ چھوڑ گئی تھی۔ پھر وہ بیان کرتا ہے کہ اُس نے برتن میں پانی ڈالا۔ یہ خاص برتن گھر کا مالک اُس دن کے لحاظ سے ضروری انتظامات کے تحت ایسے رفاقت کے مقامات پر رکھا کرتا تھا۔" (ڈوڈز)

ب. شاگردوں کے پاؤں دھونے۔۔۔ شروع کئے: اِس اہم موقعے پر یسوع نے ایک ایسا کام کرنا شروع کیا جس نے سب کو حیران و پریشان کر دیا تھا۔ اُس نے وہ کام کرنا شروع کیا جو کسی گھر میں سب سے کمتر خادم کیا کرتے تھے۔ اُس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونے شروع کر دیئے۔

i. اُس شام اپنی دردناک اور دہشتناک تصلیب سے پہلے اِس نازک صورتحال میں یسوع اپنی ذات کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ اپنے شاگردوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اور حقیقت میں یہی اُس کا رویہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اُن سے آخر تک محبت کرتا رہا۔ اگر دیکھا جائے تو یسوع کے شاگردوں نے اُس کے ساتھ اِس قدر محبت والا سلوک نہیں رکھا تھا، اور کچھ دیر کے بعد تو اُن کا سلوک اور بھی خراب ہونے والا تھا یعنی وہ اُسے اکیلا چھوڑ کر بھاگ جانے والے تھے، پھر بھی اُس نے اُنہیں پیار کیا۔

ii. شاگردوں کے پاؤں دھونے کے عمل میں یسوع کی پوری ذات مکمل طور پر شامل تھی۔ وہ ہر ایک کام کو بڑی باریکی اور احتیاط کے ساتھ کر رہا تھا۔ پہلے وہ دستر خوان سے اُٹھا، پھر اُس نے اپنے کپڑے اُتارے، اُس کا یہ عمل اُس کے لئے اِس بات کی بھی یاد دہانی تھا کہ چند گھنٹوں کے بعد اُس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اُس کے کپڑے پھاڑ کر اُتارے جانے والے تھے اور پھر اُسے مصلوب کیا جانے والا تھا۔ پھر یسوع نے ایک رومال لیا اور اپنی کمر سے باندھا، پھر اُس نے برتن میں پانی ڈالا اور اُن کے پاؤں دھوئے۔ اگر یسوع اُنہیں صرف ایک مثال دینا چاہ رہا ہوتا تو شاید

وہ کسی خادم کو یا اپنے کسی شاگرد کو یہ کہتا کہ تیاری کا سارا کام وہ کرے اور بعد میں یسوع اُنہیں پاؤں دھو کر نمونہ دکھائے۔ اُس کے لئے یہ بات بھی قدرے آسان ہوتی کہ وہ کچھ گندے پیروں پر رومال پھیر کر اُنہیں خشک کرتا اور اُس کا کام ختم ہو جاتا۔ یسوع ایسا کرنے سے بھی ایک خدمت کرنے والے رہنما کا تصور پیش کر سکتا تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ شاگردوں کے پاؤں دھونے کے عمل میں اُس کی پوری ذات مکمل طور پر ڈوبی ہوئی تھی۔

iii. یہ خدمتگزاری کا ایک انتہائی عمل تھا۔ یہودیوں کے قوانین اور روایات کے مطابق اگر ایک اُستاد اور اُس کے شاگردوں کا باہمی تعلق دیکھا جائے تو ایک اُستاد کو بھی یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ اپنے شاگردوں سے تقاضا کرے کہ وہ اُس کے پاؤں دھوئیں۔ اور ایک اُستاد کا اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونا تو ایک ناقابلِ یقین عمل تھا۔

ج. **اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پونچھنے شروع کئے:** جب یسوع دستر خوان کے گرد جا کر اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو رہا تھا تو یہ یقینی طور پر ایک بہت ڈرامائی منظر ہو گا۔ لوقا 22 باب 23 آیت بیان کرتی ہے کہ جب شاگرد اُس کمرے میں داخل ہوئے تو وہ آپس میں یہ بحث کر رہے تھے کہ اُن میں سے بڑا کون ہے۔ یسوع نے جو کچھ بھی کیا اُس سے اُس نے حقیقی عظمت کی سچائی کا مظاہرہ کیا۔

i. یہودیوں میں یہ دستور تھا کہ جب کبھی اِس طرح کی رسمی دعوت ہوتی تھی تو اُس گھر میں سب سے کمتر نوکر آنے والے مہمانوں کے پاؤں دھویا کرتا تھا۔ جب یسوع اور اُس کے شاگرد اُس گھر میں یا اُس کمرے میں آئے تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا گیا تھا۔ تو ایسی صورت میں اُنہوں نے گندے پیروں کے ساتھ ہی کھانا کھانا تھا۔

ii. یہ بات ہماری سوچ سے کہیں بڑھ کر غیر موزوں یا بدسلیقہ خیال کی جاتی تھی۔ پہلی بات تو یہ کہ جو جوتے شاگرد پہنتے تھے وہ بند نہیں ہوتے تھے بلکہ کھلے ہوتے تھے اور جب وہ دھول سے اٹے ہوئے رستوں پر چلتے تھے تو اُن کے پاؤں پوری طرح گندے ہو جاتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ وہ اپنا یہ خاص رسمی کھانا ایک ایسی میز پر کھاتے تھے جسے Triclinium کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ بہت اونچی میز نہیں ہوتی تھی اور اُس کی شکل انگریز کے حرف U جیسی ہوتی تھی۔ مہمان اِس انداز سے بیٹھتے تھے کہ اپنے میزبان یا اپنے مالک کے کوئی جتنا قریب یا دور بیٹھا ہوتا تھا اُس سے اُس کے مرتبے یا اہمیت کا پتا چلتا تھا۔ اب کیونکہ میز زیادہ اونچی نہیں ہوتی تھی اِس لئے سب لوگ کرسیوں پر نہیں بلکہ تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے ہی بیٹھتے تھے۔ ایسی صورت میں سب لوگوں کے پیروں کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا تھا اور دھول اور پسینے کی وجہ سے کئی دفعہ پیروں میں سے بدبو بھی آتی تھی۔

iii. ایسی صورتحال میں کوئی بھی شاگرد ایک دوسرے کے پاؤں دھونے کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ اُن میں سے کوئی بھی یسوع کے پاؤں تو شاید خوشی خوشی دھو دیتا لیکن کسی دوسرے شاگرد کے نہیں۔ اب اگر کوئی یسوع کے پاؤں دھونے کے لئے آگے آتا تو اُسے دوسرے شاگردوں کے پاؤں بھی دھونے پڑتے۔ شاگرد چونکہ پہلے ہی یہ بحث کر رہے تھے کہ اُن میں سے بڑا کون ہے تو کوئی بھی اِس چیز کے لئے تیار نہیں تھا کہ اپنے آپ کو دوسروں کے سامنے چھوٹا بناتا۔ پس اِس وجہ سے کسی بھی شخص کے پاؤں نہ دھل سکے۔

د. **شاگردوں کے پاؤں دھونے۔۔۔ شروع کئے:** اِس سارے عمل میں یسوع اپنے شاگردوں کے لئے ایک تمثیل بن گیا، اور جیسے وہ اُنہیں تمثیلوں کے ذریعے سے سکھایا کرتا تھا اب اُس نے اپنی ذات کے ذریعے سے اُنہیں سکھانے کی کوشش کی۔ یسوع اِس بات کو جانتا تھا کہ اعمال ہمیشہ ہی الفاظ سے زیادہ پُر اثر

ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اپنے ایسے شاگردوں کو حلیمی کے بارے میں سکھانا چاہتا تھا جو اپنے آپ میں تکبر سے بھرے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے بڑا ہونے کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو اُس نے اُن سے کچھ بھی کہا نہیں بلکہ اُس نے اُنہیں کر کے دکھایا۔ اُس نے اُنہیں یہ سب کچھ اِس طرح سے کر کے دکھایا کہ اِس سے اُس کے انسانی نجات کے لئے سارے کام کی تصویر کشی ہوتی ہے۔

- یسوع دستر خوان سے اُٹھا، یہ ایک آرام اور سکون کی جگہ تھی۔
- اِسی طرح وہ اپنے آسمانی تخت سے اُٹھا، جو بلاشک آرام اور سکون کی جگہ ہے۔
- اُس نے اپنے کپڑے اُتارے، جو کپڑے اُس کے تن کو ڈھانپے ہوئے تھے اُنہیں ایک طرف رکھ دیا۔
- اُس نے اِسی طرح اپنے جلال کو اور آسمانی شان و شوکت کو اُتار کر ایک طرف رکھ دیا۔
- اُس نے برتن میں پانی ڈالا، وہ شاگردوں کے پاؤں دھونے کے لئے تیار تھا۔
- اِسی طرح یسوع نے اپنا خون صلیب پر مصلوب ہونے کی صورت میں انڈیل دیا تاکہ ہمیں ہمارے گناہوں اور اُس کے اثر سے نجات دلوائے۔
- اُن کے پاؤں دھونے کے بعد یسوع دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ (یوحنا13باب12آیت)
- ہمیں گناہوں سے خلاصی دینے کے بعد یسوع خُدا باپ کی دہنی طرف جا بیٹھا ہے۔

i. "یہ ایک عملی تمثیل تھی، اور یہ ایک ایسا اصول قائم کرتی ہے جس کے مطابق کمتر ترین خیال کی جانے والے خدمت یا چیز انتہائی عظیم مقاصد کو حاصل کر سکتی ہے، ہمیں صلیب کی صورت میں اِس کا عملی مظاہرہ نظر آتا ہے۔" (مورث)

ii. "یہ جانتے ہوئے کہ وہ خُدا کی طرف سے آیا ہے اور اُسی کے پاس واپس جا رہا ہے، اور جس وقت وہ اُن شاگردوں کے سامنے گھٹنے ٹیکے، نیچے جھکے ہوئے بیٹھا تھا وہ یہ جانتا تھا کہ باپ نے ہر ایک چیز اُس کے ہاتھ میں کر دی ہے۔ پس ایسی صورت میں اُس نے کیا کیا؟ فتح کے نعرے لگائے؟ اپنے جلال کی نمود و نمائش کی؟ اپنی قدرت اور طاقت کا ڈھنڈورا پیٹا؟ لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ اُس کی خدمتیں کریں؟ نہیں! بلکہ اُس نے اُٹھ کر اپنی کمر باندھی اور اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو کر پونچھے۔" (میکلیرن)

iii. "خُدا کی ذات بدل کر خادم کی ذات میں تبدیل نہیں ہو گئی تھی بلکہ خُدا کی ذات خادم کی ذات میں ظاہر ہوئی تھی۔ جب یسوع نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے تو اگرچہ ابتدائی طور پر وہ اِس ساری بات کو نہ سمجھ پائے لیکن بعد میں اُنہوں نے دیکھا کہ اُس میں مجسم کلام کے اختیار اور جلال کا ایک انوکھا پہلو اجاگر ہوا ہے، اور خُدا باپ کے کردار کا بھی ایک بالکل انوکھا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔" (بروس)

iv. کئی دہائیاں بعد جب پطرس نے مسیحیوں کو حلیمی کے بارے میں لکھا تو اُس نے کچھ ایسے کہا "۔۔۔ سب کے سب ایک دوسرے کی خدمت کے لئے فروتنی سے کمر بستہ رہو۔" (1پطرس5باب5آیت) اگر ہم اِس کو مزید سادہ طور پر دیکھیں تو پطرس نے لکھا ہے کہ "حلیمی کا لباس اوڑھ لو۔" یقیناً جو کچھ یسوع نے کیا تھا اُس کے دل و دماغ میں اُسکی یاد تازہ تھی۔

4. (6-8آیات) یسوع پطرس کے اعتراض کو دور کرتے ہوئے اُس کے پاؤں دھوتا ہے۔

پھر وہ شمعون پطرس تک پہنچا۔ اُس نے اُس سے کہا اَے خُداوند! کیا تُو میرے پاؤں دھوتا ہے؟۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ جو مَیں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا مگر بعد میں سمجھے گا۔ پطرس نے اُس سے کہا کہ تُو میرے پاؤں ابد تک کبھی دھونے نہ پائیگا۔ یسوع نے اُسے جواب دیا کہ اگر مَیں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرے ساتھ شریک نہیں۔

اَ. تُو میرے پاؤں ابد تک کبھی دھونے نہ پائیگا: غالباً پطرس نے یہ سوچا ہو گا "جب باقی سب شاگردوں نے یسوع کو پاؤں دھونے دیئے تو وہ اندر کی بات سمجھ نہیں سکے، ہو سکتا ہے کہ ایسا کر کے یسوع ہم پر یہ ظاہر کرتا چاہتا ہے کہ ہم اُسے ایسا کرنے سے روکیں اور اِس بات کا اقرار اور اعلان کریں کہ ہم سب تو بالکل حقیر ہیں اور وہ بہت عظیم ہے اِس لئے وہ ہمارے پاؤں نہیں دھو سکتا۔" پس اِسی وجہ سے پطرس نے ڈرامائی فقرہ ادا کیا۔

i. "یہ ایک غیر معتدل اعتدال پسندی اور ایک پُر تکبر حلیمی تھی۔" (ٹراپ

ii. اِس کے ساتھ ساتھ پطرس کے لئے یہ بات قبول کرنا قدرے مشکل تھا کہ یسوع ایسا کام جو کمتر خادمین کرتے ہیں اُس کے لئے خود سرانجام دے۔ یسوع کا یہ خادمانہ رویہ اور اُس کا یہ عمل واضح طور پر پطرس اور دیگر شاگردوں کی اصلیت کو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اپنے مالک کے مقابلے میں پُر تکبر اور مغرور تھے۔

iii. "یہاں پر لفظ 'میرے' پر زور نہیں دیا جا رہا۔ بلکہ یہاں پر زور لفظ 'تُو' پر ہے۔ پطرس کو پاؤں دھلوانے سے مسئلہ نہیں تھا لیکن جو شخص اُس کے پاؤں دھونے کی کوشش کر رہا تھا اُس کا یہ کام کرنا اُسے اچھا نہیں لگا تھا۔" (ایلفرڈ)

ب. اگر مَیں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرے ساتھ شریک نہیں: پطرس کو یسوع کے اِس عمل کو اپنے لئے قبول کرنا پڑا۔ یسوع ہم سب کے لئے ایک بہت عمدہ مثال بن گیا۔ اُس نے ہمیں گناہوں سے پاک کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو بہت زیادہ حلیم کیا اور اگر ہم اُس کی اِس حلیمی سے بھرپور خدمت کو قبول نہیں کرتے تو ہمارا اُس کے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے۔

- پطرس نے خُدا کی بادشاہی کی خوشخبری کا کلام لوگوں کو سنایا تھا اور اُس کے نام سے بدروحوں کو نکالا تھا پھر بھی اُسے ضرورت تھی کہ اُس کے پاؤں دھوئے جائیں۔
- پطرس نے وہ واقعہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا جب پہاڑ پر یسوع کی صورت تبدیل ہو گئی تھی اور یسوع کے پاس ایلیاہ اور موسیٰ آکر اُس سے باتیں کر رہے تھے، اِس کے باوجود اُسے ضرورت تھی کہ اُس کے پاؤں دھوئے جائیں۔
- پطرس نے یسوع پر ایمان رکھا اور اُس کی بدولت پطرس کے یہی قدم یسوع کے ساتھ پانیوں پر بھی چلے تھے لیکن اِس کے باوجود اُسے ضرورت تھی کہ اُس کے پاؤں دھوئے جائیں۔

i. یہ پاؤں دھونے کا عمل حلیمی کا ایک بہت بڑا سبق تھا لیکن اِس کے ساتھ ساتھ یہ اِس سے بھی بہت زیادہ کچھ تھا۔ یہ ہم پر اِس بات کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ وہ جو دھل کر صاف نہیں ہوئے یسوع کا نہ تو اُن کے ساتھ کوئی گہرا تعلق ہے اور نہ ہی اُن کے ساتھ وہ رفاقت رکھتا ہے۔

ii. "ایسی ہی بظاہر بہت اچھی نظر آنے والی لیکن جھوٹی حلیمی اُسے (اور بہت سارے دیگر لوگوں کو بھی) روکتی ہے کہ وہ خُداوند کے ہاتھ سے رُوحانی طور پر دھوئے جائیں جو کہ اُس کے ساتھ حصہ دار ہونے کے لئے بیحد ضروری چیز ہے۔" (ایلفرڈ)

iii. ہم شکر گزار ہیں کہ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ اگر تم میں بہت زیادہ پاکیزگی نہیں ہے تو پھر تمہارا میرے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے۔ اُس نے یہ بھی نہیں کہا کہ اگر تم کلام کے بہت بڑے عالم نہیں ہو تو تمہارا میرے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے۔ یسوع کے ساتھ حصہ دار بننے کے لئے ہمیں خود سے کسی چیز کو حاصل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں اُس سے کچھ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

iv. یسوع کا یہ بیان اِس بات کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ یہاں پر صرف پاؤں کا دھویا جانا ہی اہم نہیں تھا۔ یہوداہ بھی اُس وقت سب شاگردوں کے ساتھ ہی تھا جب یسوع نے اُن کے پاؤں دھوئے۔ اور پاؤں دھلوانے کے باوجود اُس کا یسوع میں کوئی حصہ نہیں تھا، کیونکہ یہوداہ نے یسوع کو خود کو ایسے دھونے نہیں دیا تھا جس انداز سے دھونے کے بارے میں یسوع یہاں پر بات کر رہا ہے۔

v. "یسوع کی طرف سے جسم کا کوئی حصہ دھویا جانا اہم نہیں بلکہ جس طرح اُس نے حلیم ہو کر ہمیں گناہوں سے دھویا، اُس عمل کو اپنی زندگی میں قبول کرنا اہم ہے۔" (مورِث)

5. (9-11 آیات) پطرس یسوع سے کہتا ہے کہ اُسکے ہاتھ اور سر بھی دھو دے۔

شمعون پطرس نے اُس سے کہا اَے خُداوند! صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سر بھی دھو دے۔ یسوع نے اُس سے کہا جو نہا چکا ہے اُسکو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں بلکہ سراسر پاک ہے اور تم پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں۔ چونکہ وہ اپنے پکڑوانے والے کو جانتا تھا اسلئے اُس نے کہا تم سب پاک نہیں ہو۔

اَ. صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سر بھی دھو دے: جب پطرس یہ کہتا ہے کہ تُو میرا سر بھی دھو دے تو اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابھی بھی اِس بات سے ہچکچا رہا تھا کہ یسوع اُس کے پاؤں دھوئے۔ پطرس ایک طرح سے یسوع کو یہ بھی بتانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اُسے کیا کرنا چاہیے۔ لیکن یسوع اگرچہ اُس وقت سب کا خادم بنا ہوا تھا لیکن اِس کے باوجود وہ خُدا کی طرف سے مقرر کیا ہوا اُستاد تھا اور ہے۔ وہ اِس بات کی قطعی طور پر اجازت نہیں دیتا کہ اُس سارے معاملے کو پطرس اپنی مرضی سے چلائے اور چیزوں کو غلط انداز میں کرے۔

i. "ایک طرح سے پطرس کی حلیمی سچی ہے کہ وہ اِس بات کو غیر مناسب سمجھ رہا ہے کہ اُس کا اُستاد اُسکے پاؤں دھوئے، لیکن دوسری طرف یہ حلیمی اتنی گہری نہیں ہے کہ وہ یہ دیکھ نہیں پا رہا کہ اپنے اُستاد کو ایسا کرنے سے روک کر وہ اُس کے عمل کی مخالفت کر رہا ہے اور اُس کو کچھ اور کرنے کے بارے میں کہہ رہا ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "ایک لمحہ پہلے وہ اپنے اُستاد کو بتا رہا تھا کہ اُس کا اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونا بہت زیادہ یا بہت بڑا کام ہے، اور اب جب وہ اُسے اپنا سر بھی دھونے کا کہہ رہا ہے تو وہ ایک طرح سے اُسے بتا رہا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ کم ہے۔" (ڈوڈز)

iii. بہت دفعہ جب ہم کسی اور کو خدمت کرنے کا موقع دیتے ہیں اور اُن کی خدمت کو قبول کرتے ہیں تو یہ بھی ایک خادمانہ رویہ ہے۔ اگر ہم خود تو دوسروں کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر دوسروں کی خدمت کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں تو یہ رویہ ہماری ذات کے اندر گہرائی میں تکبر اور فخر کے چھپے ہونے کی علامت ہے۔ "انسان کی حلیمی صرف دوسروں کی خدمت کرنے سے ہی شروع نہیں ہوتی، بلکہ یہ دوسروں کی خدمت کو قبول کرنے اور سراہنے سے شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ جب ہم خدمت کرتے ہیں اور صرف ہم ہی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ہماری اِس خدمت اور انکساری کے اندر بھی بہت زیادہ تکبر چھپا ہوا ہوتا ہے۔" (ٹیمپل)

ب. جو نہا چکا ہے اُسکو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں: یہاں پر یسوع بائبل کے اندر مذکور ایک رسم کی مثال دیتا ہے جس کے مطابق رسوماتی انداز سے نہانا رُوحانی پاکیزگی کی علامت خیال کیا جاتا تھا۔ اور یسوع اِس کے وسیلے یہ سکھاتا ہے کہ ابتدائی طور پر اچھے طریقے سے نہانا بار بار نہانے سے مختلف ہے۔ ہمیں اپنے اُس ایمان اور اعتقاد میں نہانے کی ضرورت ہے جس کے مطابق یسوع کے صلیبی کفارے کے تحت ہم پاک ہوتے اور راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اور یسوع نے جو کچھ کیا ہے وہ ایک ہی بار ہوا ہے اور اُس کا ایک ہی بار ہونا کافی ہے۔ ہاں البتہ یسوع کے ساتھ اپنے ایمان میں سفر کرتے ہوئے ہمیں بار بار اپنے پیر دھونے کی ضرورت پڑ سکتی ہے لیکن ہمیں دوبارہ نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

i. "خُدا کے گھر میں خدمت کرنے والا کاہن جب پہلی دفعہ خدمت کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا تو وہ اپنے آپ کو سر سے پاؤں تک دھوتا تھا، اور ایک طرح سے خیمہ اجتماع کی خدمت کے لئے وہ بپتسمہ لیتا تھا۔ لیکن اِس کے بعد وہ جتنی دفعہ بھی قربانیاں گزراننے کے لئے جاتا وہ صرف اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں دھویا کرتا تھا۔" (سپرجن)

6. (12-14 آیات) یسوع شاگردوں کے سامنے بیان کرتا ہے کہ اُس نے اُن کے سامنے کیا کیا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ وہ اُسکی پیروی کریں۔

پس جب وہ اُنکے پاؤں دھو چکا اور اپنے کپڑے پہن کر پھر بیٹھ گیا تو اُن سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ مَیں نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟۔ تم مجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہوں۔ پس جب مجھ خُداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔

اَ. کیا تم جانتے ہو کہ مَیں نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ یسوع کی پوری زندگی اُس کے شاگردوں کے لئے عظیم سبق اور بہت بڑی مثال تھا۔ یہاں پر اُس نے محسوس کیا کہ اُسے اپنے شاگردوں کی توجہ اِس خاص سبق کی طرف مبذول کروانے کی ضرورت تھی جو اُس نے اپنے اِس عمل کی وجہ سے اُنہیں سکھایا تھا۔ اُس کا اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونا ایک اہم عمل تھا اور یہ بہت زیادہ بامعنی تھا۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس کے مطلب کو اچھی طرح سے نہ سمجھیں۔

ب. تم مجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہوں: یسوع اپنے شاگردوں کی اپنے لئے محبت اور عقیدت کو نہ صرف سراہتا ہے بلکہ اُس کا اقرار بھی کرتا ہے۔ وہ اُن کا خداوند اور اُن کا اُستاد تھا اور اِس لحاظ سے اُن کا نہ تو کوئی اور خُداوند تھا اور نہ ہی کوئی اور اُستاد تھا۔

ج. تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو: اُن کا خُداوند اور اُستاد ہوتے ہوئے یسوع نے اُنہیں حکم دیا کہ اُسی کی طرح کی حلیمی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کے لئے اپنی ایسی محبت کا اظہار کریں۔ یسوع نے جو اپنی ذات سے مثال دی تھی وہ مثال اُن کے رویے اور اُن کے اعمال میں نظر آنی چاہیے۔ یہ مثال اور یہ حکم یسوع کے اُن تمام پیروکاروں کے لئے جو اُسے اُستاد اور خُداوند کہتے ہیں ایک بہت بڑی حقیقت ہے، اور اُن کے لئے جو یسوع کے لوگوں کے اُستاد اور رہنما بننا چاہتے ہیں یہ بات اور بھی زیادہ اہم معنی رکھتی ہے۔

i. "اگر ہم خُداوند کے لوگوں میں سے کسی کمتر ترین انسان، یا بُرے ترین انسان کے لئے بھی کوئی رحم بھرا کام یا محبت بھرا عمل کر سکتے ہیں تو ہمیں اُس کو کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔۔۔ ہمیں خُداوند کے خادموں کے خادم بننے کے لئے رضامند ہونا چاہیے۔" (سپرجن)

ii. تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو: بہت سارے لوگ یسوع کی اِس بات یا حکم کی تعمیل اپنی کلیسیاؤں میں پاؤں دھونے کی رسوم کے ذریعے سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یقینی طور پر اگر ایسا درست اور انکساری کے جذبات ک ساتھ کیا جائے تو یہ باعث برکت ہو سکتا ہے، لیکن یہاں پر یسوع نے کسی رسم کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ "ہر سال کچھ لوگ بڑے بناوٹی اور ڈرامائی انداز سے پاؤں دھونے کی

رسم کا انعقاد کرتے ہیں اور جب وہ اِس خالی اور تصنع سے بھرپور رسم کو ادا کر چکے ہوتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنا فرض پورا کر لیا ہے اور اب وہ اپنے مسیحی بہن بھائیوں سے نفرت کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ اور اِس سے بھی بڑھ کر جب وہ سامنے بیٹھے بارہ لوگوں کے پاؤں دھو لیتے ہیں تو اِس کے بدلے میں وہ بڑے ظالمانہ انداز سے مسیح کے بدن میں شامل تمام لوگوں پر طرح طرح سے تشدد کرتے ہیں اور ایک طرح سے وہ اِس گناہ کی بدولت یسوع مسیح کے منہ پر تھوکتے ہیں۔ یہ رسوماتی تماشہ یسوع کا شرمناک انداز سے منہ چڑانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ کسی بھی صورت میں یسوع اِس سالانہ رسم سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیں کہتا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ہر وقت اپنے بھائیوں کے پاؤں دھونے کے لئے تیار رہیں۔" (کیلون، بحوالہ مورث)

iii. "[مبارک جمعے سے پہلے آنے والی] جمعرات والے دن پاؤں دھونے کے بیان کو اُس وقت پڑھنا جب بشپ، صدر راہب اور حاکم رسوماتی طور پر غریب غرباء کے پاؤں دھوتے ہیں ہمارے خُداوند کی طرف سے کئے گئے اُس عمل کی یادگاری تو ہو سکتا ہے لیکن یہ محض رسم کسی طور پر اُس کا اصل مطلب اور مقصد پورا نہیں کرتی۔" (بروس)

د. **ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو:** ہم جو اپنے آپ کو یسوع کے شاگرد کہتے ہیں ہم یسوع کے پاؤں تو خوشی خوشی دھونے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم اُس کے نہیں بلکہ ایک دوسرے کے پاؤں دھوئیں۔ ہمارا کوئی بھی ایسا عمل جو ایک دوسرے کی زندگی سے دُنیا کی میل اور شکست اور بے حوصلگی کو دھوتا ہے وہ اصل میں ایک دوسرے کے پاؤں دھونا ہی ہے۔

i. وہ لوگ جن کے پاؤں گندے ہوں ہمارے لئے اُن کے پاؤں دھونے کی بجائے اُن پر تنقید کرنا آسان کام ہوتا ہے۔ "دُنیا کے اندر لوگ صرف تنقید کرتے ہیں: یہ عام لوگوں کا کام ہوتا ہے اور یہ اکثر اُن لوگوں کا کام ہوتا ہے جو ہم سے کوئی رُوحانی تعلق نہیں رکھتے۔ کیا آپ نے کبھی سنا ہے جب لوگ آپسی سرگوشیوں میں باتیں کرتے ہیں، 'کیا تمہیں وہ داغ نظر آرہا ہے؟ آج صبح یہ شخص کسی بہت غلط راہ پر چلا ہو گا، اُس کے پاؤں تو دیکھو کس قدر گندے ہیں! وہ بہت زیادہ گند میں سے گزرا ہے تم یہ بات واضح طور پر دیکھ سکتے ہو، کیونکہ اِس بات کے اُس پر واضح نشان نظر آرہے ہیں۔' یہ دُنیا کا طریقہ کار ہے، یسوع کا طریقہ کار بالکل مختلف ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں کہتا، بلکہ اُٹھ کر برتن اُٹھاتا ہے اور اُس داغ کو دھونا شروع کر دیتا ہے۔ دوسروں کی عدالت خود نہ کریں اور نہ ہی اُن کو کسی وجہ سے رَد کریں، بلکہ اُن کی بحالی اور اُن کی زندگی میں بہتری کے خواہ رہیں۔" (سپرجن)

ii. جب ہم ایک دوسرے کے پاؤں دھونے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں پانی کی گرمائش کا بخوبی اندازہ لگانا چاہیے۔ کبھی کبھی ہم بہت ہی گرم پانی کے ساتھ دوسرے کے پاؤں دھونے کی کوشش کرتے ہیں– ہم بہت زیادہ جوش اور غیرت سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کئی بار ہم بہت ہی ٹھنڈے پانی کے ساتھ دوسروں کے پاؤں دھونے کی کوشش کرتے ہیں– ہم رُوحانی طور پر سرد مہری کا شکار اور لوگوں سے بہت زیادہ دور ہوتے ہیں۔ جس پانی سے ہم پاؤں دھوتے ہیں وہ مناسب گرم ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ہم کسی کے پاؤں ڈرائی کلین نہیں کر سکتے۔ یسوع نے کلام کے ساتھ پانی سے غسل دیکر ہمیں صاف کر کے مقدس بنایا ہے (افسیوں 5 باب 26 آیت)، جب ہم دوسروں کی خدمت کرتے ہیں تو ہمیں بھی بالکل یسوع کی مانند ہی عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

7. (15-17 آیات) یسوع کی حلیمی کیساتھ اِس خدمت کی پیروی کرنے کی اہمیت۔

کیونکہ مَیں نے تم ایک نمونہ دِکھایا ہے کہ جیسا مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے اگر تم اِن باتوں کو جانتے ہو تو مبارک ہو بشرطیکہ اُن پر عمل بھی کرو۔

اَ. کیونکہ مَیں نے تم ایک نمونہ دِکھایا ہے کہ جیسا مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو: یسوع کی ذات اور اُس کا یہ عمل اُس کے شاگردوں کے لئے کسی بھی نمونے یا مثال سے بہت زیادہ تھا اور اُن کو کسی بھی نمونے یا محض ایک مثال سے بہت زیادہ کچھ کی ضرورت تھی۔ اِس کے ساتھ ساتھ یسوع اُن شاگردوں اور اُن کے بعد اُن تمام لوگوں کے لئے جو اُس کے پیروکار ہیں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ یسوع کے سب پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ اپنے رویے اور اپنے اعمال میں یسوع کو ایک اعلیٰ نمونے کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

i. "ہم میں سے بہت سارے ایسے ہیں جو اِس بات کے لئے بالکل تیار ہوتے ہیں کہ یسوع کو اپنی رُوحوں کو پاک کرنے والے خُداوند کے طور پر قبول کریں۔ لیکن اُس نے ہماری زندگیوں کے لئے جو نمونہ پیش کیا ہے اُس کو قبول کرنے کے لئے ہم قطعی طور پر تیار نہیں ہوتے۔" (میکلیرن)

ب. نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے: اگر یسوع، جو ہمارا مالک اور اُستاد ہے اور جو ہمیں بھیجتا ہے اِس طرح حلیمی کے ساتھ خدمت کرنے کے لئے تیار ہے، تو اُس کے خادموں اور اُس کے بھیجے ہوؤں کے لئے تو اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ ایسا رویہ اپنائیں۔

i. بھیجا ہوا: "جس یونانی لفظ کا ترجمہ یہاں پر بھیجا ہوا کیا گیا ہے وہ لفظ apostolos ہے اور اِس انجیل میں ایک ہی بار استعمال ہوا ہے۔ اور یہاں پر اِس کا باضابطہ ترجمہ بطور رسول نہیں کیا جا سکتا۔"

ii. "وہ اِس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ جنہیں وہ اپنے خادموں کے طور پر بھیجتا ہے اُن کی پہچان اُس (یسوع) سے اور خُدا سے منسوب ہو گی۔" (ڈوڈز)

ج. اگر تم اِن باتوں کو جانتے ہو تو مبارک ہو بشرطیکہ اُن پر عمل بھی کرو: حلیم ہونے اور ایک خادم ہونے کے بارے میں صرف علم ہونا کافی نہیں ہے۔ بلکہ خُدا کے خادم ہونے کا عملی مظاہرہ ہماری بلاہٹ کو پورا کرتا ہے اور ہماری اور دیگر لوگوں کی زندگیوں میں برکات اور خوشیاں لاتا ہے۔

i. "اگر کلیسیا کے اندر کوئی ایسا منصب ہے جہاں پر اُس منصب کے رکھنے والے کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہو اور اِس کے باوجود کوئی اُس کے کام کو نہ تو سراہے اور نہ ہی شکر گزار ہو تو بھی اُس منصب کو خوشی کے ساتھ قبول کریں۔ اگر آپ کوئی ایسا کام کر سکتے ہیں جو شاید ہی کوئی شخص کرنا چاہے، یا جب وہ کیا جائے تو کوئی اُس کام کو نہ سراہے تو بھی وہ کام بڑی خوشی کے ساتھ کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ عام اور کمتر خدمات کو حاصل کرنے کی خواہش رکھیں اور جب وہ خدمت آپ کر رہے ہوں تو اُس پر تکیہ کریں اور اُسے خوشی کے ساتھ جاری رکھیں۔ ایسی کمتر خدمات حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ اُن کی طرف رجوع لانے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں اور اگر آپ ایسی کوئی خدمت حاصل کر لیں گے تو یقینی طور پر آپ کسی کا حق نہیں مار رہے ہونگے۔" (سپرجن)

ب: یسوع یہوداہ کو بھیج دیتا ہے۔

1. (18-20 آیات) یسوع اُن کو بتاتا ہے کہ اُن کے ساتھ بیٹھا ہوا ایک شخص اُسے دھوکا دے گا۔

مَیں تم سب کی بابت نہیں کہتا۔ جنکو مَیں نے چُنا اُنہیں مَیں جانتاہوں لیکن یہ اسلئے ہے کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ جو میری روٹی کھاتا ہے اُس نے مجھ پر لات اُٹھائی۔ اب مَیں اُس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتاہوں تا کہ جب ہو جائے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی ہوں۔ مَیں تم سے سچ کہتاہوں کہ جو میرے بھیجے ہوئے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔

أ. جنکو مَیں نے چُنا اُنہیں مَیں جانتاہوں: جب یسوع کسی شخص کو چنتا ہے تو وہ اُسے اچھی طرح جانتا ہے۔ جب وہ چنتا ہے تو وہ اِس بات سے بے خبر نہیں ہوتا کہ وہ کون لوگ ہیں اور وہ کیا کریں گے۔ یسوع کے لئے اپنے شاگردوں پر یہ بات ظاہر کرنا اہم تھا کہ اُس کو جب اُس کا ایک شاگرد تھوڑی دیر کے بعد دھوکہ دے گا تو یہ بات اُس کے لئے کسی طرح کی حیرت کا سبب نہیں ہوگی۔

ب. مجھ پر لات اُٹھائی: جب یسوع یہ بات کر رہا تھا تو اُس کے ذہن میں زبور 41 کی 9 آیت تھی۔ یہاں پر جو خیال پیش کیا جارہا ہے وہ دغابازی کا ایک غیر متوقع ایسا سنگدلانہ عمل تھا جس کے ذریعے سے کسی کو نقصان پہنچا کر اپنا فائدہ حاصل کیا جائے۔ بائبلی کلچر میں اِس کو اگر دیکھا جائے تو یہاں پر بیان کیا جارہا ہے کہ ایک شخص جس کی بہت زیادہ مہمان نوازی کی گئی، جو کھانے کے لئے دستر خوان پر ساتھ بیٹھا، جس پر مہربانی کی گئی، اُس نے میرا کھانا کھایا اور اُس کے بعد مجھ پر ہی لات اُٹھائی یعنی دغابازی سے بہت بڑا دھوکہ دیا۔

ج. اب مَیں اُس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتاہوں تا کہ جب ہو جائے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی ہوں: یسوع اپنے شاگردوں کو یہ نہیں بتاتا کہ اُسے ابھی ابھی پتا چلا ہے کہ اُن میں سے ایک اُسے دھوکہ دے گا۔ وہ اِس بات کو ہمیشہ ہی سے جانتا تھا۔ یسوع نے اُنہیں یہ اِس لئے بتایا تا کہ ایماندار شاگرد یسوع پر اپنا اعتماد برقرار رکھیں۔

د. جو میرے بھیجے ہوئے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے: یسوع اپنے سب شاگردوں بشمول یہوداہ اسکریوتی کو یہ بتاتا ہے کہ اُس کا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔ یہوداہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا، یسوع کا کام جاری و ساری رہے گا اور اُس کے شاگرد جنہیں وہ بھیجے گا اُس کی نمائندگی کریں گے۔ اِس کے ساتھ ساتھ وہ یہوداہ کو بھی یہ بتاتا ہے کہ اُسے رد کرنا ایسے ہی ہے جیسے خُدا کو رَد کرنا جس نے اُسے بھیجا تھا۔

2. (21-26 آیات) یسوع یہوداہ اسکریوتی کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ اُسے پکڑوائے گا اور اُسے آخری مرتبہ اپنی محبت دکھاتا ہے۔

یہ باتیں کہہ کر یسوع اپنے دل میں گھبرایا اور یہ گواہی دی کہ مَیں تم سے سچ کہتاہوں کہ تم میں سے ایک شخص مجھے پکڑوائیگا۔ شاگرد شبہ کرکے کہ وہ کس کی نسبت کہتا ہے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ اُسکے شاگردوں میں سے ایک شخص جس سے یسوع محبت رکھتا تھا یسوع کے سینہ کی طرف جھکا ہوا کھانا کھانے بیٹھا تھا۔ پس شمعون پطرس نے اُس سے اِشارہ کرکے کہا کہ بتا تو وہ کس کی نسبت کہتا ہے۔ اُس نے اُسی طرح یسوع کی چھاتی کا سہارا لے کر کہا کہ اَے خُداوند وہ کون ہے؟۔ یسوع نے جواب دیا کہ جسے مَیں نوالہ ڈبو کر دے دُونگا وہی ہے۔ پھر اُس نے نوالہ ڈبویا اور لے کر شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دے دیا۔

أ. یسوع اپنے دل میں گھبرایا: یہوداہ کا دھوکہ دینا یسوع کے لئے دکھ کا باعث تھا۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ اُن سب حالات میں جو اُسے اُسکی تصلیب کی طرف لے کر جارہے تھے وہ کسی طرح کا احساس نہیں رکھتا تھا یا جذباتی طور پر اُن ساری چیزوں کے بارے میں دیکھ یا سوچ نہیں رہا تھا۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ یہوداہ سے بھی پیار کرتا تھا اور اپنے دکھ سے زیادہ اُس کی ذات کے بارے میں دکھی تھا۔

i. "اگر چہ یوحنا ہمیں بار بار یہ دکھاتا ہے کہ سب چیزیں یسوع کے اختیار میں تھیں اور اُس کی زندگی میں کوئی چیز اچانک نہیں ہو رہی تھی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ ہمیں یہ بھی دکھانا چاہتا ہے کہ ایسا نہیں تھا کہ اِن سارے حالات میں جو یسوع کی زمینی زندگی کے اختتام پر اُس کے دکھوں کا سبب بننے والے تھے یسوع جذبات سے بالکل عاری نہیں تھا بلکہ اُسکی ذات میں جذبات اور اُن کا اثر نظر آتا ہے۔" (موریث)

ب. مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک شخص مجھے پکڑوائیگا: جب یسوع نے اُن پر یہ ظاہر کیا کہ اُن میں سے ایک اُسے دھوکہ دینے والا تھا اِس کے ساتھ ساتھ یسوع نے اُن پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ساری صورتحال اور تمام حالات اُس کے اختیار میں تھے اور کوئی بھی چیز اُس کی زندگی میں اُس کے لئے حیرت کا سبب نہیں تھی۔

ج. شاگرد شبہ کر کے کہ وہ کس کی نسبت کہتا ہے: دیگر شاگرد بالکل نہیں جانتے تھے کہ دھوکہ دینے والا یہوداہ ہی تھا۔ اِس ساری صورتحال میں اُس کے بارے میں کچھ بھی مشکوک نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ شاید سوچ رہے تھے کہ شاید اُن میں سے کوئی حادثاتی طور پر یا غیر شعوری طور پر کچھ ایسا کر دے جس کی وجہ سے وہ یسوع کو دھوکہ دینے کا سبب بنے۔ (متی 26 باب 22 آیت)

د. شمعون پطرس نے اُس سے اِشارہ کر کے کہا کہ بتا تو وہ کس کی نسبت کہتا ہے: پطرس نے جس شاگرد سے پوچھا اُس کو ایسے شاگرد کے طور پر بیان کیا گیا ہے جسے یسوع پیار کرتا تھا۔ یہ شاگرد یوحنا تھا اور پطرس نے اُس سے اِس لئے پوچھا کیونکہ وہ احتیاط برتنا چاہتا تھا اور یسوع سے براہِ راست سوال کرنا نہیں چاہتا تھا۔

i. "پطرس نے اُس شاگرد کو اشارہ کیا جسے یسوع پیار کرتا تھا اور اِس اشارے کا مقصد اصل میں اُس شاگرد کی شناخت جاننا تھا جو یسوع کو دھوکہ دینے جا رہا تھا۔ اُس نے یوحنا کو اِس لئے اشارہ کیا کیونکہ وہ خود یسوع کے نزدیک نہیں بیٹھا ہوا تھا اور نہ وہ یسوع سے براہِ راست بات کر کے اُس سے دریافت کرنے کی کوشش کرتا۔" (ٹاسکر)

ii. جس سے یسوع محبت رکھتا تھا: یوحنا اپنی انجیل کے اندر چار دفعہ اپنے لیے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے اور چاروں دفعہ جب یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں وہاں کہیں نہ کہیں صلیب کا ذکر بھی ضرور ملتا ہے۔

- خُداوند کے ساتھ آخری کھانے کے موقع پر (یوحنا 13 باب 23 آیت)
- یسوع کی صلیب کے پاس (یوحنا 19 باب 26 آیت)
- یسوع کی خالی قبر کے پاس (یوحنا 20 باب 2 آیت)
- جی اُٹھے مسیح کے ساتھ گلیل کی جھیل کے کنارے (یوحنا 21 باب 20 آیت)

iii. "بہت ساری وجوہات کی بناء پر ہم جانتے ہیں کہ یہ شاگرد یوحنا ہی تھا، لیکن وہ خود سے اپنا ذکر نہیں کرتا۔ وہ یوحنا کو خُداوند کی محبت کے پیچھے چھپا دیتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ یوحنا مسیح کی محبت میں زیادہ خوشی محسوس کرتا تھا، لیکن وہ جب اپنے حوالے سے ایسا کہتا ہے تو وہ کسی طور پر غرور اور تکبر کا شکار نہیں ہے۔" (سپرجن)

ہ. اُس نے اُسی طرح یسوع کی چھاتی کا سہارا لے کر کہا کہ اَے خُداوند وہ کون ہے؟ اس طرح کے خاص رسوماتی کھانوں کے دوران وہ انگریزی حرف U کی شکل کے دسترخوان کے گرد بیٹھے ہوتے تھے۔ اکثر وہ اپنی بائیں کہنی کی ٹیک لگا کر بیٹھتے تھے اور اپنے دہنے ہاتھ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اِس کا مطلب ہے

کہ جس جگہ پر یوحنا بیٹھا ہوا تھا وہاں سے وہ با آسانی جھک کر یسوع کے قریب ہو سکتا تھا اور اُس سے اِس قدر مدھم انداز سے بات کر سکتا تھا جسے یسوع کے علاوہ کوئی اور نہ سن پائے۔

i. یسوع کی دونوں طرف اُس کا ایک ایک شاگرد بیٹھا ہوا تھا۔ "اُس کی ایک طرف تو مبارک یوحنا بیٹھا ہوا تھا اور اُس کی دوسری طرف فاسق یہوداہ بیٹھا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک تو وہ تھا جس پر اُس کا مکاشفہ ظاہر ہوا جبکہ دوسرا ہلاکت کا فرزند تھا۔" (سپرجن)

ii. " اُس دور میں دستر خوان پر اہم شخصیت کے بائیں طرف اُس سے ذرا سے پیچھے ہٹ کر بیٹھا ایک اہم مقام پر براجمان ہونے کے برابر تھا اور اِسی طرح دوسری اہم جگہ میزبان یا اہم شخصیت کے دائیں طرف ہوتی تھی۔ اور وہاں پر بیٹھا ہوا مہمان اگر تھوڑا سا جھکتا تو اُس کا سر میزبان یا اہم شخصیت کے سینے پر ہوتا تھا۔ پس یہی وہ جگہ تھی جہاں پر اُس دن یوحنا بیٹھا ہوا تھا جو اپنے آپ کو ایسے شاگرد کے طور پر متعارف کرواتا ہے جسے یسوع پیار کرتا تھا۔" (مورث)

iii. " ربیوں کی روایات کے مطابق عام طور پر کھانے کے وقت لوگ سیدھے بیٹھا کرتے تھے، لیکن جب کبھی خاص کھانوں کا اہتمام کیا جاتا جیسے کہ کوئی خاص خوشی کی تقریب یا شادی بیاہ وغیرہ تو ایسی صورت میں لوگ آرام سے ٹیک لگا کر بھی کھانا کھایا کرتے تھے۔" (بروس)

iv. "اصل متن میں وہ لفظ [فعل] جو یہ تجویز کرتا ہے کہ شاگرد ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ شاگرد یہ کھانا فسح کی عید سے پہلے کھا رہے تھے (یوحنا 13 باب 1 آیت) لیکن اُس میں شریک ہونے والے لوگوں کا رویہ ایسا تھا جیسے وہ فسح کا کھانا کھا رہے ہوں۔" (بروس)

و. جسے مَیں نوالہ ڈبو کر دے دُوں گا وہی ہے: کسی کو ڈبو کر نوالہ دینا اُس دور میں خاص عزت افزائی کا سبب سمجھا جاتا تھا، یہ ایسا ہی تھا جیسے کسی تقریب میں کسی کو کھانا ڈال کر پیش کرنا۔ یہ شائستگی، تواضع اور عزت سے پیش آنے کی نشانی تھا۔

i. "یہ بات بعید القیاس نہیں لگتی کہ یہوداہ یسوع کے ساتھ ہی خاص مقام پر بیٹھا ہوا تھا۔ متی کی انجیل کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے کہ جہاں پر وہ بیٹھا ہوا تھا وہاں سے یسوع اُس سے اِس انداز سے بات کر سکتا تھا کہ دوسرے شاگرد اُسے نہ سن پاتے (متی 26 باب 25 آیت)۔" (مورث)

ii. " یسوع نے یہوداہ کو ڈبو کر ایک نوالہ دیا، اُس دور میں یہ رواج تھا کہ میزبان اپنے خاص مہمان کو ایسے ہی نوالہ دیا کرتا تھا اور یہ ایک طرح سے عزت افزائی کا ایک طریقہ تھا۔ اِس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی محبت اب بھی بھلائی کے ذریعے بُرائی پر غالب آنے کی خواہاں تھی۔" (ٹاسکر)

iii. بعض دفعہ اگرچہ لوگ ہمارے خلاف نہیں بھی ہوتے تو اگر ہمارے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ فلاں فلاں شخص میرے خلاف ہے تو ہم اُس کو مشکوک سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور اُس کے ساتھ ہمارے رویے میں کڑواہٹ اور خوف نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یسوع جانتا تھا کہ یہوداہ اُس کے خلاف ہے لیکن اِس کے باوجود اُس کے لئے یسوع کی محبت گھٹنے کے بجائے بڑھ گئی۔ یسوع نے باقی کسی بھی رسول پر ظاہر کئے بغیر یہوداہ کو ایک موقع دیا کہ وہ اپنے گناہ سے توبہ کرے لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔

iv. اِس سے پہلے جب وہ کھانے کے لئے آئے تو یسوع نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اِس سے اُس نے قربانی دینے والی محبت اور خدمت کا ایسا نمونہ پیش کیا جو ہمیں صلیب سے پہلے نظر نہیں آتا اور یہاں پر جب یسوع نے اپنے پکڑوانے والے یہوداہ کو ڈبو کر نوالہ دیا تو اُس نے اپنے دشمنوں کے لئے محبت کی وہ بلند مثال قائم کی جو ہمیں صلیب سے پہلے نظر نہیں آتی۔

v. یسوع نے دھوکہ دینے والے کو یوحنا کے علاوہ اور کسی بھی شاگرد پر ظاہر نہیں کیا۔ یوحنا نے نہ تو یہوداہ کو روکا اور نہ ہی اُس کی مخالفت کی اور یہاں پر اُس نے یہ بھی نہیں بتایا کہ کیوں۔ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ یسوع نے اُس وقت اُسے کہا تھا وہ اُسے پوری طرح سمجھ ہی نہ سکا تھا یا پھر اِس خبر کی وجہ سے یکدم اتنا حیران و پریشان ہو گیا تھا کہ اُسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ اُسے کیا کرنا چاہیے۔

3. (27-30 آیات) یہوداہ کی روانگی

اور اِس نوالہ کے بعد شیطان اُس میں سما گیا۔ پس یسوع نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تُو کرتا ہے جلد کرلے۔ مگر جو کھانا کھانے بیٹھے اُن میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ اُس نے یہ اُس سے کس لئے کہا۔ چونکہ یہوداہ کے پاس تھیلی رہتی تھی اِسلئے بعض نے سمجھا کہ یسوع اُس سے یہ کہتا ہے کہ جو کچھ ہمیں عید کے لئے درکار ہے خرید لے یا یہ کہ محتاجوں کو کچھ دے۔ پس وہ نوالہ لیکر فی الفور باہر چلا گیا اور رات کا وقت تھا۔

اَ. اِس نوالہ کے بعد شیطان اُس میں سما گیا: یسوع کو دھوکہ دینے کا خیال پہلے ہی سے یہوداہ کے دل میں موجود تھا (یوحنا 13 باب 2 آیت)۔ لیکن جب یہاں پر یہوداہ نے یسوع کی محبت اور اُس کی طرف سے دکھائی جانے والی شفقت کو رد کر دیا تو اُس کی ذات اور دل میں جو رہی سہی رکاوٹ تھی وہ بھی دور ہو گئی اور شیطان اُس میں سما گیا۔

i. "یہوداہ نے یسوع کے ہاتھ سے نوالہ تو قبول کیا لیکن وہ اُس کی محبت سے قطعی طور پر متاثر نہ ہوا اور محبت کا جواب سرد مہری سے ہی دیا، اور اُسی وقت سے وہ ابلیس کا آلہ کار بن گیا۔" (ٹاسکر)

ii. "ابلیس اُس میں اُس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا تھا جب تک وہ خود شیطان کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دیتا۔ اگر وہ ابلیس کی اُس آزمائش کے دوران 'نہ' کہنے پر رضامند ہوتا تو اُس کے خُداوند کی سب شفاعتی دُعائیں اُس کو قوت دینے کے لئے وہاں موجود تھیں۔" (بروس)

ب. جو کچھ تُو کرتا ہے جلد کرلے: یسوع یہ جانتا تھا کہ یہوداہ کا دل اور دماغ ابھی کوئی بھی اور بات سننے اور ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ جب وہ اپنی راہ پر گامزن تھا تو اُس کے لئے یہی بہتر تھا کہ جو اُس نے اپنی دل میں ٹھانی تھی اُسے کر گزرتا۔ یہوداہ اُس وقت محسوس کر رہا تھا کہ اب یسوع نہیں بلکہ اُس گروہ کا وہ مالک اور اُستاد ہے اور اب جو کچھ وہ کرے گا یسوع کو بھگتنا پڑے گا۔ یہ فریب نظری جتنی جلدی اپنی اختتام کو پہنچتی اُتنا ہی اچھا تھا۔

i. متی 26 باب 25 آیت ہمیں کچھ اور بھی بتاتی ہے جو یسوع نے یہوداہ سے کہا تھا۔ جب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا (یوحنا 13 باب 21 آیت) تو یہوداہ نے کہا کہ 'اَے ربی! کیا مَیں ہوں؟' تو یسوع نے اُسے کہا کہ 'تُو نے خود کہہ دیا' (متی 26 باب 25 آیت)۔ یہاں پر غور کرنے والی بات یہ ہے کہ یہوداہ کو یہ معلوم تھا کہ یسوع اِس بات سے بے خبر نہیں کہ کونسا شاگرد اُسے دھوکا دے گا یا پکڑوائے گا۔

ii. "اُس وقت دو اہم چیزیں اُس کی زندگی میں ہوئیں جو اُس پر مثبت اثر ڈال سکتی تھیں، پہلی تو یہ ندامت کہ یسوع کو اُس کے بارے میں معلوم تھا اور اُس کا منصوبہ یسوع سے چھپا ہوا نہیں تھا، اور دوسری بات یہ کہ اُسے اِس بات کا یسوع کی طرف سے یقین دلایا گیا کہ وہ اب بھی اُسے پیار

کرتا ہے کیونکہ کھانے کا نوالہ ڈبو کر کسی کو دینا اُس کی عزت افزائی خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن اِن دونوں باتوں کے باوجود یہوداہ نے اپنے دِل و دماغ کو بند کر لیا اور اور جونہی اُس نے یسوع کے لئے اپنے دل کو بند کیا، اُس کے دل کے دروازے ابلیس کے لئے کھل گئے۔" (میکلیرن)

ج. مگر جو کھانا کھانے بیٹھے اُن میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا: اگر دوسرے شاگرد بالخصوص پطرس کو یہ بات معلوم ہو جاتی تو وہ ضرور یہوداہ کو روکتا یا اُس کے خلاف مزاحمت کرتا۔ لیکن جب وہ گیا تو اُن کے خیال میں تھا کہ یہوداہ نے کھانے پینے کے انتظام کے لئے کچھ کرنا ہے یا پھر اُس نے محتاجوں کو کچھ دینا ہے۔

i. کہ محتاجوں کو کچھ دے: "اِس بات کو ہر کوئی جانتا ہے کہ ہمارا خُداوند اور اُس کے شاگرد لوگوں کی طرف سے دی گئی مدد پر گزارہ کرتے تھے اور جو کچھ اُنہیں ملتا تھا اُس میں سے بھی وہ خیرات کرتے تھے۔ اِس سے ہم ایک اہم بات یہ سیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو خیراتی مدد پر گزارہ کرتے ہیں اُن کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ جو کچھ اُن کو ملتا ہے اُس میں سے کچھ نہ کچھ ایسے غریبوں کے ساتھ بانٹیں جو اُن سے بھی زیادہ غربت زدہ زندگی گزارتے ہیں۔" (کلارک)

د. فی الفور باہر چلا گیا: ابھی اُس محبت بھرے نوالے کا ذائقہ اُس کے منہ ہی میں تھا جو اُس کے مالک نے محبت اور شفقت کے ساتھ اُسے دیا تھا یہوداہ نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا، اپنے اُستاد کو چھوڑا اور باہر اندھیرے میں چلا گیا۔ غالباً کھانے سے پہلے جو واقعات ہوئے تھے اُن کا بھی یہوداہ پر اثر ہوا ہو گا۔ یہوداہ نے دل میں سوچا ہو گا کہ وہ ایک ایسے مسیحا کے پیچھے نہیں چلے گا جو دوسروں کے پاؤں دھوتا ہے۔ ایک ایسا مسیحا جو اِس طرح کے کمتر ترین کام کرنے پر بھی رضامند تھا وہ اُسے ہر گز قبول نہیں تھا۔

i. "بہر حال اُس کا یہ عمل دھوکا دہی کا کوئی حادثاتی واقعہ نہیں تھا بلکہ اُس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو بدی اور ابلیسی طاقتوں کے ہاتھوں بیچ دیا تھا۔" (ٹینی)

ii. یہوداہ ہمیں یہ دکھاتا ہے کہ وہ شخص جو گر چکا ہو اُسے محض کسی نمونے اور محض تعلیمات سے بھی بہت کچھ زیادہ چاہیے ہوتا ہے۔ یہوداہ کے سامنے سب سے بہترین نمونہ تھا اور اُس کے پاس عظیم ترین اُستاد موجود تھا لیکن اِس کے باوجود وہ گمراہی میں گرا ہوا تھا۔

ج: ایک نیا عہد

1. (31-32 آیات) یسوع بیان کرتا ہے کہ صلیب بُری ترین تذلیل نہیں بلکہ عظیم جلال ہے۔

جب وہ باہر چلا گیا تو یسوع نے کہا کہ اب ابن آدم نے جلال پایا اور خُدا نے اُس میں جلال پایا۔ اور خُدا بھی اُسے اپنے میں جلال دیگا بلکہ اُسے فی الفور جلال دیگا۔

اَ. اب ابن آدم نے جلال پایا: جب یہوداہ چلا گیا تو یسوع کو یہ بات معلوم تھی کہ اُس کے پکڑوائے جانے، اُس پر مقدمہ چلائے جانے، اُسکی تضحیک، اُس کے رد کئے جانے، اُسے کوڑے مارے جانے، اُس کی مصلوبیت اور اُس کی تدفین کے سارے انتظام ہوئے پڑے ہیں۔ اُس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ اپنی آنے والی موت اور جلال کے بارے میں بات کی (یوحنا 12 باب 23 آیت)۔ اب کی بار یہ سب باتیں جلد ہونے والی تھیں۔

i. "ایسا نہیں ہے کہ یہوداہ کی موجودگی جیسا کہ کچھ لوگ رائے دیتے ہیں یسوع کے جلال پانے یا اُس کے یہ بیان دینے میں کوئی رکاوٹ تھی۔ بلکہ وہ کام جو وہ کرنے چلا گیا تھا وہ یسوع کے جلال پانے کی اصل ابتدا تھی۔" (ایلفرڈ)

ب. جلال پایا۔۔۔ جلال پایا۔۔۔ جلال پایا۔۔۔ جلال پایا۔۔۔ جلال پایا: اِن دو آیات کے دوران یسوع نے پانچ دفعہ یہ الفاظ استعمال کئے۔ جب لوگ صلیب پر نظر کرتے تھے تو بالکل بجا طور پر وہ اُس پر مرنے والے کے حوالے سے کہہ سکتے تھے کہ اُس شخص کی تضحیک کی گئی ہے، اُس کو بے عزت کیا گیا ہے اور وہ ایک طرح سے لوگوں کی نظروں میں لعنت زدہ ہے۔ لیکن جب یسوع نے اُسی صلیب پر نگاہ کی اور یہ جانتے ہوئے کہ اِس صلیب کے وسیلے کونسا عظیم کام تکمیل پانے جا رہا تھا اُس نے سچے طور پر یہ کہا کہ اُس نے جلال پایا۔

i. صلیب نے ہی درست طور پر دُنیا پر یسوع کی ذات کو ظاہر کیا۔ یسوع نے دُنیا پر جلال پانے کے وسیلے سے ظاہر ہونا تھا۔ یسوع کی محبت ایک بالکل نئے طریقے سے ظاہر ہونے جا رہی تھی۔ "اگر اُس کی موت اُس کا جلال پانا تھا تو اِس کا مطلب ہے کہ اُس کی موت کے وسیلے کوئی ایسا کام ہونے والا تھا جس نے اُسکی زندگی کے وسیلے اگرچہ وہ کس قدر پاک تھی، اُس کے کلام کے وسیلے اگرچہ اُس میں کیسی حکمت اور حلیمی تھی، اُس کے قدرت بھرے کاموں سے وسیلے اگرچہ اُن میں کیسی بحالی اور شفا تھی تکمیل نہیں پائی تھی۔" (میکلیرن)

ii. "جب یسوع جلال کے بارے میں بات کر رہا ہے تو اُس کی نظریں صلیب پر ہیں۔ یہاں پر جس جلال کی بات کی جا رہی ہے اُس کو بیان کرنے کے لئے اور یحیٰ 'حلیمی سے بھرپور جلال' جیسی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔" (مورث)

iii. "وہ اپنی موت کو اپنا جلال کہتا ہے، اپنے کانٹوں کے تاج کو سلیمان کے ہیروں اور جواہرات سے بھرے تاج سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہے، اپنے جسم پر لگے ہوئے اپنے کوڑوں سے بنائے گئے نشانات کو وہ اپنے بدن پر ستاروں کی مانند دیکھتا ہے، اپنے منہ پر مارے جانے والے مکوں کو وہ قیمتی دھاتوں کے ڈلے سمجھتا ہے، اپنے زخموں کو وہ قیمتی ہیرے تصور کرتا ہے، اپنی منہ پر پڑھنے والے تھوک کو وہ مرہم خیال کرتا ہے اور اپنی صلیب کو وہ اپنا تخت کے طور پر دیکھتا ہے۔" (ٹراپ)

2. (33 آیت) یسوع واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ وہ بہت جلد اُن سے جدا ہو کر چلا جائے گا۔

اَے بچو! مَیں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا مَیں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں مَیں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے ویسا ہی اب تم سے بھی کہتا ہوں۔

اَ. اَے بچو! یہ وہ واحد مقام ہے جہاں پر اناجیل کے اندر یسوع نے اپنے شاگردوں کو بچے کہہ کر بلایا ہے۔ اُس نے ایسا اُن کی بے عزتی یا توہین کے لئے نہیں کہا تھا۔ اُس نے جب اپنے شاگردوں سے ایسا کہا تو وہ جانتا تھا کہ وہ ابھی رُوحانی لحاظ سے کمزور ہیں، وہ بہت ساری باتوں میں اُس پر انحصار کرتے ہیں اور اِس سے یسوع کی اُن کے لئے محبت، اور اُن کی بہت زیادہ پرواہ کے بارے میں بھی آگاہی ملتی ہے۔

ب. مَیں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ جہاں مَیں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے: یسوع کے اِن الفاظ کا اثر اُس کے شاگردوں پر کچھ ایسا ہی ہوا ہو گا جیسے کسی شخص پر ایک زلزلے کا اثر ہوتا ہے۔ اُنہوں نے یسوع کے پیچھے چلنے کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا تھا اور اُن میں سے بہت ساروں کا یہ خیال تھا کہ جب یسوع مسیحا کے طور پر اسرائیل پر حکمرانی کرے گا تو وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونگے۔ اور جب اُنہوں نے یروشلیم میں داخلے کے موقعے پر اُس کا ایسا پرجوش استقبال دیکھا تو اُن کے خیالات اُمید اور سچائی میں تبدیل ہوتے ہوئے نظر آئے ہونگے لیکن اب یسوع اُن کو بتا رہا ہے کہ وہ اُن کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔

3. (34-35 آیات) یسوع ایک نیا حکم دیتا ہے۔

مَیں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔

اَ. ایک نیا حکم: نئے کے لئے یہاں پر جو مخصوص قدیم یونانی لفظ استعمال ہوا ہے اُس کے معنی ہیں تازگی بھرا، گھسے پٹے کے متضاد، موجودہ یا مختلف۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ یہ حکم نئے سرے سے ایجاد کیا گیا تھا بلکہ یہ ایک نئے انداز سے پیش کیا گیا تھا۔

i. "نئے (kainen) سے مراد تازگی بھرا، گھسے پٹے کے متضاد، بلکہ سادہ انداز سے موجودہ یا مختلف ہے۔" (ٹینی)

ii. "نیا حکم جسے ولگیٹ میں mandatum novum لکھا گیا ہے اِسی سے عشائے ربانی یا آخری عشائیے کو ایک خاص نام ملا ہے: "Maundy Thursday" (بروس)

ب. ایک دوسرے سے محبت رکھو: ہم خیال کر رہے ہونگے کہ یسوع کا یہ نیا حکم ہمیں اُس کو اور بہتر انداز سے پیار کرنے کے لئے دیا جائے گا لیکن یسوع نے ہماری اور اپنے اُس وقت کے شاگردوں کی توجہ ایک دوسرے کی طرف دلائی اور اِس بات پر زور دیا کہ اُس کے پیروکاروں کے درمیان ایک خاص قسم کی محبت ہمیشہ ہی قائم رہنی چاہیے۔

ج. جیسے مَیں نے تم بھی سے محبت رکھی: یسوع نے جو حکم دیا وہ قطعی طور پر نیا نہیں تھا لیکن اُس محبت کی وسعت جس کا یسوع نے مظاہرہ کیا وہ نئی تھی، محبت کی ایسی ہی وسعت کا مظاہرہ یسوع نے صلیب پر بھی کیا ہے۔ یسوع نے اپنی ذات اور نمونے سے جو مثال دی اُس سے محبت کو ایک اور تشریح ملی تھی۔

i. "ہمیں اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنی ہے لیکن ہمیں اپنے مسیحی بہن بھائیوں سے ایسے محبت کرنی ہے جیسے یسوع نے ہم سے محبت کی ہے اور وہ محبت اُس محبت سے بہت زیادہ ہے جو ہم اپنی ذات کے لئے رکھتے ہیں۔" (سپرجن)

د. اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو: یسوع نے کہا کہ باہمی محبت ہی شاگردوں کے لئے ایک شناختی نشان ہو گا۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ بیرونی دُنیا کے لئے محبت اہم نہیں ہے، لیکن اُس کی حیثیت اولین نہیں ہے۔ شاگردیت کے لئے کچھ دیگر چیزیں بھی ہیں لیکن وہ اِس کے بعد آتی ہیں۔

- یسوع کے مطابق ہماری ایک دوسرے کے لئے محبت ہی یسوع کے شاگرد ہونے کی نشانی ہے۔
- ہم ایک دوسرے کے لئے باہمی محبت کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم یسوع کے شاگرد ہیں۔
- ہماری ایک دوسرے کے لئے باہمی محبت کی وجہ سے دُنیا یہ پہچان سکتی ہے کہ ہم مسیح کے شاگرد ہیں۔

i. "پس ٹرٹولئین اِس انجیل کے شائع ہونے کے ایک صدی بعد اپنے دور کی غیر اقوام سے بات کرتے ہوئے مسیحیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھو وہ کیسے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔" (بروس)

4. (36-38 آیات) یسوع پیشن گوئی کرتا ہے کہ پطرس اُس کا انکار کرے گا۔

شمعون پطرس نے اُس سے کہا اَے خُداوند تُو کہاں جاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ جہاں مَیں جاتا ہوں اب تو تُو میرے پیچھے آ نہیں سکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئیگا۔ پطرس نے اُس سے کہا اَے خُداوند! مَیں تیرے پیچھے اب کیوں نہیں آ سکتا؟ مَیں تو تیرے لئے اپنی جان دونگا۔ یسوع نے جواب دیا کیا تُو میرے لئے اپنی جان دیگا؟ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دیگا جب تک تُو تین بار میرا انکار نہ کریگا۔

أ. اَے خُداوند تُو کہاں جاتا ہے؟ پطرس (اور دیگر شاگرد) ابھی تک یسوع کی بات کو پورے طور پر سمجھ نہیں پائے تھے۔ پطرس نے غالباً اُس وقت سوچا کہ شاید یسوع اُن سب کے بغیر کسی لمبے سفر پر جانے کو تھا۔ پس وہ اُس کے بارے میں مزید وضاحت حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ب. جہاں مَیں جاتا ہوں اب تو تُو میرے پیچھے آ نہیں سکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئیگا: پطرس اِس بات کو نہ سمجھ سکا لیکن یسوع اِس کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ یسوع یہ جانتا تھا کہ اب پطرس مرنے کے لئے اُس کے پیچھے نہیں آ سکتا لیکن ایک وقت آئے گا جب پطرس ایسا کرے گا۔

ج. اَے خُداوند! مَیں تیرے پیچھے اب کیوں نہیں آ سکتا؟ پطرس یہ جانتا تھا کہ وہ یسوع کا شاگرد تھا اور اُس دور میں یہ شاگرد کا فرض ہوتا تھا کہ وہ اپنے ربی کے پیچھے پیچھے جائے، ہر بات میں اُسکی پیروی کرے۔ پطرس کے اپنے خیال میں وہ یسوع کی شاگردیت سے اِس قدر سنجیدگی کے ساتھ منسلک تھا کہ نہ صرف وہ ہر جگہ اُس کے پیچھے جانے کو تیار تھا بلکہ وہ اُس کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار تھا۔

i. ہم پطرس کی اِس بات کا یقین کرتے ہیں۔ اگر اُسے اُس وقت یسوع کے لئے جان بھی دینی پڑتی تو وہ ضرور اپنی جان دے دیتا، لیکن بعد میں وہ اِس بات کو ثابت کرنے میں ناکام ہو گیا کیونکہ اُس کے دعوے کی بنیاد جذبات پر تھی اور اُن پر مستقبل قریب میں جو مشکل پڑنے والی تھی اُس میں اُس کے جذبات اُس کا ساتھ چھوڑ جانے والے تھے۔

ii. ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہوداہ نے جس انداز سے یسوع کا انکار کیا اُس میں اُس کی اپنی پوری مرضی شامل تھی اور اُس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی لیکن پطرس نے یسوع کا جس انداز سے انکار کیا وہ حادثاتی نوعیت کا تھا اور اچانک ہی اُس سے ایسا ہو گیا۔ پطرس نے جس طرح سے یسوع کا انکار کیا وہ بہت بُرا تھا لیکن وہ بالکل ویسا نہیں تھا جیسا یہوداہ نے کیا تھا۔

iii. جب پطرس کی طرف سے کی جانے والی مسیح کی پیروی کی بنیاد اُس کے جذبات پر نہ رہی تو ہمیں ایک مختلف پطرس دیکھنے کو ملتا ہے جس کی ہر ایک بات اور کام کی بنیاد یسوع کے صلیب پر تکمیل دیئے ہوئے کام اور رُوح القدس کی قدرت پر ہے۔ "اِس سے پہلے کہ پطرس یسوع کے لئے جان دے، پہلے یسوع کو پطرس کے لئے جان دینے کی ضرورت تھی۔" (کلارک)

د. جب تک تُو تین بار میرا انکار نہ کریگا: پطرس نے بڑے جوش کے ساتھ یہ کہا تھا کہ وہ ہر جگہ پر یسوع کے پیچھے جائے گا اور اگر ضرورت پڑی تو اُس کے لئے اپنی جان تک دے دے گا، لیکن جب اُس پر آزمائش آئی اور یسوع کی وجہ سے اُس کا مذاق اُڑایا گیا اور اُس سے سوال وجواب کئے گئے تو وہ اُن کو ہی برداشت نہ کر سکا۔ اُس وقت پطرس کے لئے ایک غلامی لڑکی کی زبان کسی درونغے کی تلوار سے زیادہ تیز تھی۔ اگلی صبح کے آنے تک وہ حتیٰ کہ اِس بات کا بھی انکار کرنے والا تھا کہ اُس کی یسوع سے کوئی جان پہچان بھی ہے۔

i. "جب پطرس نے یسوع کے سامنے ایک طرح سے احتجاج کیا تو یسوع نے اُس کو دکھایا کہ پطرس خود بھی اپنی کمزوریوں سے اُس طرح سے واقف نہیں جیسے یسوع اُن سے واقف ہے۔" (مورگن)

ii. "رومی اوقات کار کے مطابق رات کے چار پہر ہوتے تھے اور مرغ اکثر تین پہر کے گزرنے کے بعد بانگ دیا کرتا تھا۔ جس وقت مرغ نے بانگ دی اُس وقت آدھی رات اور طلوعِ آفتاب کا درمیانی وقت تھا۔" (بروس)

iii. یسوع کا انکار کرنا اُس کی یاداشت میں ایسے چسپاں ہو گیا تھا جیسے کسی گرم چیز سے اُس کے بدن پر داغ دیا گیا ہو۔ جب پطرس نے اعمال 3 باب میں لوگوں کے سامنے کلام کیا تو اُس نے اُن لوگوں پر الزام لگایا کہ اُنہوں نے پیلاطس کے سامنے یسوع کا انکار کیا (اعمال 3 باب 14 آیت) اور اپنی زندگی کے اختتام کے قریب اُس نے کچھ ایسے خطرناک لوگوں کا ذکر کیا ہے جو یسوع کا انکار کرتے ہیں (2 پطرس 2 باب 1 آیت)۔